حسن السوال نصف العلم



30 جنوری 2022ء کی شب ہمارے فاضل دوست ڈاکٹر طارق (گگو) سے واٹس ایپ پر درج ذیل گفتگو اور 100 سوالات بغیر پیشگی ارادے کے دریافت کرنے کا موقع ملا۔ گفتگو اور سوالات دیگر احباب کے افادہ کے لیے اپنی کم علمی کے اعتراف کی ساتھ سپرد تحریر کر کے پیش خدمت ہیں۔

----------------ضروری گزارشات----------------

انسان کی علمی وفکری تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ اس کی ذہانت کے سفر کی ابتدا ''سوال'' سے ہوتی ہے۔ بقول آئن اسٹائن ''انتہائی اہم چیز یہ ہے کہ سوالات کرنا بند نہ کریں''۔ ماہرین تعلیم پال اور ایڈلر کہتے ہیں ''ادراک جوابات سے نہیں بلکہ سوالات سے بڑھتا ہے''۔ جتنے سوال اتنے جواب، جتنی جستجو اتنی ندرت۔

سوال کرنا ہی طالب علم کی طلب علم میں دلچسپی کو بڑھاتا ہے۔ تخلیقی، عمدہ اور بصیرت افروز خیالات ونظریات سے آشنا کرتا ہے۔ اس سے کون بے خبر ہے کہ نا معلوم سے معلوم کا سفر سوال سے شروع ہو کر سوال پر ہی ختم ہوتا ہے۔

بعض مذہبی/کمزور ذہن/کم علم یا تساہل پسند وتغافل مزاج احباب کا خیال ہے کہ ہم صرف

مانتے ہیں۔سوال اٹھانا ہمارا کام نہیں۔ان کی خدمت میں عرض ہے کہ ماننے سے پہلے جاننا ضروری ہے کہ آپ نے کیا ماننا ہے؟ کب ماننا ہے؟ کیسے ماننا ہے؟ اور کیوں ماننا ہے؟ ماننا تو جانور بھی ہے، بچہ بھی مانتا ہے بلکہ ساری کائنات ماننے کی ترتیب پر چل رہی ہے۔انسانی ذہن مشاہدہ، تجربہ، تجزیہ، علم وادراک اس بات کو طے کرتے ہیں کہ کیا مانا جائے اور کیا نہ مانا جائے بصورت دیگر عدم بلوغت ثابت ہوتی ہے اور شرف انسانی کے خلاف ہے۔

آپ بخوبی جانتے ہیں کہ سنے سنائے سوالات اور غور وفکر کے نتیجے میں پیدا ہونے والے سوالات میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔جس ذہن میں سوال پیدا ہوا ہو وہ ذہن اس پر جوسوچ بچار کر چکا ہوتا ہے اس سے جواب کو پانے یا سمجھنے کا ایک حد تک اہل بن چکا ہوتا ہے۔اگر سوال اپنا نہ ہو یعنی سنا سنایا ہو تو یہ ذہن اور سوال کے درمیان حقیقی تعلق کی نشانی نہیں کرتا اور سائل کا سوال سے صدق وخلوص والا تعلق بھی نہیں اور اس سے جواب پانے یا سمجھنے کی اہلیت پر بھی سوال اٹھایا جاتا ہے۔

انسان کی علمی وفکری تاریخ میں صرف وہی ذہن قابل قدر ہیں جنہوں نے سوال اٹھائے اور جواب کے حق دار ٹھہرے اور وہی سوال قابل قدر ہیں جنہوں نے سوچنے والے ذہنوں میں جنم لیا اور نئے سوالات کو جنم دیا۔

جب تک سوال کی حقیقت و ماہیت، ادب وآداب، حدود قیود اور دائرہ کار کا تعین نہ ہو جائے ،سوال کرنے والے کی اہلیت اور جواب دینے والے کی اہلیت کا تعین نہ ہو جائے، سوال کرنے کے تقاضے اور جواب کے تقاضے طے نہ ہو جائیں سوال کا عمل سنجیدہ یا با معنی ہرگز نہیں ہوسکتا ہے۔ اگر سوال علم کی ترقی ،ذہن کی توسیع اور فکر کی بلندی میں کوئی کردار ادا کرتا ہے اور علم کی نشو ونما میں سوال کو کوئی بنیادی اہمیت حاصل ہے تو اس پر غور کرنا کیا جانا چاہیے۔ جب تک سوال کی تعمیر و تشکیل پر بات نہیں کریں گے جواب کی منزل تک کیسے پہنچا جا سکتا ہے۔

میری گزارش ہے کہ آپ ان سوالات پر غور وفکر کریں۔ ان کے جوابات تلاش کرنے کی کوشش کریں۔ یہ عمل بجائے خود خیر کا ذریعہ ہوگا۔ اگر آپ ناکام رہتے ہیں تو کوشش بیکار نہیں جائے گی۔ کچھ نہ کچھ سیکھے کا موقع ملے گا

سوالات

1 سوال کی ادبی، فنی، تکنیکی،، یا سائنسی تعریف کیا ہے؟

2 سوال کی منطقی تعریف کیا ہے؟

3 سوال کی مذہبی تعریف کیا ہے؟

4 سوال کی جوہری تعریف کیا ہے۔

5 سوال کی ادبی، فنی، تکنیکی یا سائنسی ساخت کیا ہے؟

6 سوال کی منطقی ساخت کیا ہے؟

24 سوال کرنے کا کس کو بالکل حق نہیں ہوتا؟

25 سوال کس سے کیا جانا درست، معقول اور مناسب ہے؟

26 سوال کا درست یا غلط ہونا کیسے طے کرتے ہیں؟

27 قرآن مجید میں سوال کرنے کے کیا آداب بتائے گئے ہیں؟

28 قرآن مجید میں سوال کی حدود کا تعین کیا گیا ہے؟

29 قرآن مجید میں سوال کی کون کون سی حدود مقرر کی گئی ہیں؟

30 قرآن مجید سوال کے درست اور غلط ہونے کو کیسے طے کرتا ہے؟

31 قرآن مجید میں سوال کا اہل کسے قرار دیا گیا ہے؟

32 قرآن میں سوال کی ساخت یا ماہیت پر کوئی رہنمائی کی گئی ہے؟

33 قرآن مجید میں کون کون سے سوالات اٹھائے گئے ہیں اور کیوں؟

34 قرآن مجید جواب کا اہل کسے قرار دیتا ہے؟

35 قرآن مجید میں سوال کی معقولیت یا عدم معقولیت کو کیسے طے کیا گیا ہے؟

36 قرآن مجید نے کہاں، کس سے اور کس طرح کے سوالات سے منع کیا ہے؟

37 کیا قرآن مجید سوال کرنے کی ترغیب دیتا ہے یا منع کرتا؟

38 قرآن مجید ہر سوال کا جواب دیتا ہے یا نہیں؟

39 قرآن مجید کثرت سوالات سے منع کرتا یا ترغیب دیتا ہے؟

40 قرآن مجید میں جو سوالات اٹھائے گئے انکے جوابات بھی قرآن مجید میں دے دئے گئے یا عقل انسانی پر چھوڑ

دیے گئے ہیں؟

41 قرآن مجید مجموعی طور پر سوال کی حوصلہ افزائی کرتا ہے یا حوصلہ شکنی؟

42 قرآن مجید میں سب بڑا یا سب سے مشکل سوال کون سا پوچھا گیا ہے؟

43 قرآنی مجید کی روشنی میں کہاں کہاں، کس کس سے اور کیا کیا سوال کرنا واجب ہے

44 کیا قرآن مجید کچھ سوالات کو شیطانی سوالات بھی قرار دیتا ہے؟

45 کیا سوال ذہن کا رزق ہے؟

46 کیا سوال کرنا معصومیت کی نفی ہے؟

47 کیا سوال کا مرکز صرف ذہن ہے؟

48 ایک طالب علم سوالات سے زیادہ سیکھتا یا جوابات سے؟

49 سوال پر تنقید یا نقد و نظر یا چھان پھٹک کا علم کس حد تک ضروری ہے؟

50 سوال کی سطح کا تعین کیے بغیر جواب کی سطح کا تعین کیسے ہو سکتا ہے؟

51 کیا سوال جواب پر مقدم ہے؟

52 کیا سوال جواب کو پیدا ہونے میں مدد نہیں دیتا؟

53 کیا ایسے سوالات بھی ہیں جن کا جواب کسی بھی ذریعہ علم سے ممکن نہیں؟

54 کیا سوال اور جواب کا باہمی تعلق و تعامل علم کے نئے دروازے نہیں کھولتا؟

55 کیا سوال کی سچائی دریافت کیے بغیر ہی جواب کی منزل تک پہنچا جا سکتا ہے؟

56 کیا سوال کرنا ایک مثبت مفید اور اعلیٰ ذہنی سرگرمی ہے یا ایک مکمل عمل ہے؟

57 غیر اخلاقی سوال سے کیا مراد ہے؟

58 کیا غیر اخلاقی سوال پیدا ہو تو وہ نہیں پوچھنا چاہیے؟

59 سوال کی پہلی اور آخری سطح کیا ہے؟

60 سوال کی درمیانی سطح کیا ہوتی ہے؟

61 سوال میں سے سوال کیسے جنم لیتا ہے؟

62 کیا سوال کرنا طالب علم کے صدق فی العلم کی دلیل نہیں؟

63 کیا سوال زندہ، بیدار اور متحرک ذہن کی علامت نہیں؟

64 کیا علم کے باب میں سوال کرنا نیک بختی اور خیر و برکت کا موجب نہیں؟

65 سوال کا منطقی تجزیہ کیسے کیا جاتا ہے؟

66 کیا سوال کا بیج شک کی زمین میں اگتا ہے؟

67 کیا یقین مزاج لوگ سوال کی فطرت سے ہم آہنگ ہو سکتے ہیں؟

68 سوال اضطرار و اضطراب کی علامت ہوتے ہیں طلب و جستجو کی؟

69 سوال میں ذوق و شوق کتنا کردار ادا کرتا ہے؟

70 سوال میں سوال سے قبل سوال پر کیے گئے تدبر و تعقل و تفکر و تعمق کی کیا اور کتنی اہمیت ہے؟

71 سوال کو سوال کرنے والے یعنی سائل کی ذات سے الگ کر کے دیکھنا چاہیے یا سائل کی ذات سے جوڑ کر؟

72 سوال کو مختلف ٹکڑوں میں تقسیم کر کے سمجھنا زیادہ اہم ہے یا ایک وحدت کے طور پر؟

73 سوال کے بنیادی اجزاء کون کون سے ہیں جن کے بغیر سوال بالکل نامکمل ہوتا ہے؟

74 تاریخی طور پر کس تہذیب نے سوال کی سب سے زیادہ حوصلہ افزائی کی ہے؟

75 کیا سوال کرنا سوال کرنے والے اور جس سے سوال کیا جا رہا ہو اس کے لیے ذہنی بلوغت و نبوغت کا وسیلہ نہیں ہوتا؟

76 سوال برائے سوال کیا ہوتا ہے اور اس اخلاقی یا علمی حیثیت کیا ہے؟

77 کیا وجود بجائے خود سوال نہیں؟

78 کیا کائنات کی ساخت ماہیت خود عقل انسانی کو سوال پر نہیں اکساتی؟

79 کیا سوال کرنا فطری عمل نہیں اور سوال نہ کرنا غیر فطری نہیں؟

80 سوال زیادہ اہم ہے یا جواب؟

81 سوال میں چھپے تعصب کو کیسے تلاش کیا جاتا ہے؟

82 انسانی تہذیب و تمدن میں سوال کا کتنا اور کیا کردار ہے؟

83 کیا سوال کرنے کا طریقہ، قرینہ، سلیقہ یا اصول سمجھے بغیر غور و فکر کرنے کا طریقہ، قرینہ، سلیقہ یا اصول معلوم ہو سکتا ہے؟

84 جسے سوال ہی نہ کرنا آتا ہو یا مکمل سوال یا درست سوال نہ کرنا آتا ہو کیا وہ اہل علم میں سے ہو سکتا ہے؟

85 جسے اس کی جھوٹی انا سوال کرنے سے روکنے میں کامیاب ہو جائے وہ کبھی علم حاصل کر سکتا ہے؟

86 کیا ایک استاد سوال سے مستغنی ہو چکا ہوتا ہے؟

87 سوال نہ کرنے کو اپنی جہالت چھپانے کا ذریعہ بنانے والا کیا نامعقول اور جاہل نہیں رہے گا؟

88 کیا جہالت میں موت انسان اور انسانی استعداد علم و عقل کی توہین نہیں؟

89 کیا سوال میں ترتیب آپ کے نظام فہم وفکر اور شخصیت میں ترتیب کی نشاندھی نہیں کرتی ؟

90 کیا سوال میں ترتیب نہ ہونا سوال کرنے والے کے نظام فہم وفکر اور شخصیت میں انتشار وفساد کی علامت نہیں؟

91 کیا سوال کا جواب سوال میں دینا مناسب ہے اگر ہے کب اور کیوں؟

92 کیا سوال کے جواب پر عدم اطمینان کی صورت میں مزید سوالات اٹھانا قابل ستائش ہے؟

94 کیا کسی سے سوال کرنا بے ادبی بھی کہلاتا ہے؟

95 کیا بعض سوال بدصورت یا خوبصورت بھی ہوتے ہیں؟

96 سوال زندہ یا مردہ بھی ہوتے ہیں؟

97 سوال اگر محض سنا سنایا ہے تو اس کا جواب دینا مناسب ومعقول ہے یا نہیں؟

98 سوال فکری ریاضت کے بغیر بھی وجود میں آ سکتا ہے؟

99 کیا پوچھنے کے لیے صرف الفاظ درکار رہے ہیں؟

100 کیا مجھ جیسے سوال پوچھنے والوں سے سوال پوچھنے پر ناراض ہونا جائز ہے؟

میرے خیال میں سوال پوچھنے والا اپنی احتیاج علم کے ساتھ ساتھ جس سے سوال پوچھا جارہا ہوتا ہے اس کے اظہار علم یا ذہنی تحریک کا ذریعہ بنتا ہے اور بعض اوقات ذہنوں سے زنگ اتارنے کا کام بھی کرتا ہے۔اس طرح اگر ذوق علم ہو تو سوال کرنے والا کا شکریہ ادا کیا جانا چاہیے۔

امید ہے آپ کی زندگی میں اتنے مختصر وقت میں اتنے زیادہ سوال کرنے والا میں
پہلا اور آخری انسان ہوں گا۔یہ ایک منفرد تجربہ ہے۔جسے خوشگوار یا ناخوشگوار

قرار دینا آپ کے ذوق علم پر منحصر ہے۔تاہم میں اسے ایک خوشگوار تجربہ مانتا ہوں۔اس تجربے کا حصہ بننے اور نہایت تحمل و بردباری کا مظاہرہ کرنے پر آپ کا بے حد ممنون ہوں۔

افضل ہاشمی۔وہاڑی

0333-6262754